Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Avمصنوعی ذہانتlable Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Religious and Social Aspects of the Use of AI

AIکے استعمال کا شرعی وسماجی پہلو

Mr. Muhammad Salman Qureshi
M.Phil Research Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
is320232013@kust.edu.pk
Dr. Qaisar Bilal
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
qaisarbilal@kust.edu.pk
Dr. Nisar Mehmood
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
nisarmehmood148@gmail.com

ABSTRACT
Artificial Intelligence (AI) is changing the modern world like nothing ever before, touching almost everything that is human life economics, education, healthcare, and communication. Such developments have also to be followed with the religious and social implications of AI, more especially in societies where the protection of ethical and moral standards is underpinned by religious practices. From a religious point of view, using AI raises the question of a human agency, accountability, privacy, and the ability of a technological intervention in questions of life, death, and moral decision-making. For example, Islamic scholars are keen that AI can be used as a means to convenience and progress, while still within the ethical limits defined by Shariah. There are problems in the automation of some religious duties, AI generated fatwas, or surveillance systems that need careful thinking to avoid any clash with divine commandments and human dignity. AI is changing relationships, the labor markets, and assembling structures on the social front. AI can help turn things more efficient and more accessible, but also create questions like unemployment, social isolation and an increase of inequalities. We need to determine whether it is good or bad that AI is putting increasing pressure on us to depend on it: Is it or isn't it nurturing or abandoning core social values such as compassion, justice, privacy, and mutual respect? Religious wisdom and social responsibility should guide the responsible and ethical use of AI to make use of technological advances for the benefit of humans rather than through it. It is shown that there is a need for such an integrated framework that addresses the religious as well as the social aspects of AI, ensuring a balanced, ethical, and humane development and application of this technology.

Keywords :Artificial Intelligence Shariah Ethics Social Impact Religious Responsibility AI Ethics

تعارف

مصنوعی ذہانت ایک ایسا شعبہ ہے جو کمپیوٹر سائنس اور مشین لرننگ کی مدد سے ایسی ٹیکنالوجیز تیار کرتا ہے جو انسانی ذہانت کی طرح سوچنے، سیکھنے، مسئلے حل کرنے اور فیصلہ سازی کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی بنیادی طور پر ڈیٹا پر انحصار کرتی ہے اور الگورتھمز کی مدد سے ایسے پیٹرن (Patterns) سیکھتی ہے جو انسانی دماغ کی طرح مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل تلاش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کی ابتدا 1950 کی دہائی میں ہوئی، لیکن حالیہ دہائیوں میں اس میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے اور اب یہ روزمرہ کی زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے۔

مخلوق خدا اپنے اندر ایک خاص صلاحیت یعنی ذہانت رکھتی ہے۔ یہ وصف اس کو دیگر مخلوقات خدا پر فضیلت دیتی ہے۔ انسان کی اسی صلاحیت نے اس کو اتنا ترقی یافتہ بنا دیا ہے کہ آج وہ مطلوبہ معلومات جمع کرنا اور ان کو اپنے استعمال میں لانے کے عمل کو کمپیوٹر کی مدد سے بخوبی کر سکتا ہے جو وصف اولا انسان کا اپنا انفرادی وصف ہے۔[1]

سائنسی ترقی کا عموما سہرا کسی ایک موضوع ایک واقعے یا کسی ایک شخص کی سر نہیں باندھا جا سکتا۔ یہ انسانوں اور بالخصوص سائنسدانوں کی اجتماعی سوچ پر منحصر کسی ایک موضوع پر ان کی اپنی اپنی کاوشوں کے نتیجے میں کسی مناسب شکل میں نکلنے والا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہی معاملہ مصنوعی ذہانت آرٹیفیشل انٹیلی جنس کا ہے۔ یہ بھی مختلف ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئی ہے کیونکہ اس میدان میں پیہم ترقی اور رفتار ترقی اس قدر تیز ہوتی جارہی ہے کہ عالمی تناظر میں اس معاملے کو دیکھا جائے تو ترقی کی رفتار پہلے سالوں کے عرصے سے ناپی جاتی تھی اور اب دنوں تک پہنچ چکی ہے یعنی بلا مبالغہ روزانہ کی بنیاد پر ان میدانوں میں کوئی نہ کوئی ترقی یانت نئ ایجاد ضرور ہو رہی ہے۔ ہر شخص ہر نوجوان جو اس ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہا ہے وہ اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا باعث بھی بن رہا ہے۔[2]

ابنِ تیمیہ فرماتے ہیں؛

Ibn Taymiyah, a renowned classical scholar and reformer, says: "It should be understood that in principle all things, of various types and categories, are generally halal for human beings, and that they are tahir (pure) and it is not forbidden for people to handle them and touch them. This is a comprehensive rule that is general in application, and it is an important ruling that is of immense benefit and brings much blessing, and the scholars turned to it when issuing rulings on innumerable actions and issues faced by people."[3]

یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اصولی طور پر تمام اشیاء، جو مختلف اقسام اور نوعیت کی ہوں، انسانوں کے لیے عمومی طور پر حلال ہیں، اور یہ طاہر (پاک) ہیں، اور لوگوں کے لیے ان کا استعمال اور چھونا ممنوع نہیں ہے۔ یہ ایک جامع قاعدہ ہے جو عمومی اطلاق رکھتا ہے، اور یہ ایک اہم حکم ہے جو بے حد فائدہ مند ہے اور اس میں بہت برکت ہے۔ علمانے لوگوں کو درپیش بے شمار اعمال اور مسائل میں فتویٰ دینے کے وقت اسی اصول کی طرف رجوع کیا۔

مصنوعی ذہانت کے بارے میں اسلام کا موقف ایک عمومی اصول کے تحت چلتا ہے جس کی پیروی علماء کرتے ہیں: کہ عبادات کے علاوہ تمام نئی چیزیں جائز ہیں جب تک کہ ان کی ممانعت کا کوئی خاص ثبوت نہ ہو۔ اسلام میں یہ بات کہی جانے کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مصنوعی ذہانت کو روکا یا اس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہو، حالانکہ اس کے انسانوں کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔ اس کے علاوہ، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"اور اُس نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کچھ مسخر کر دیا ہے – یہ سب کچھ اُس کی طرف سے ہے۔ بے شک اس میں اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔"[4]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسانوں کو زمین کے وسائل اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ قرآن میں دیگر جگہوں پر انسانوں کی بنائی ہوئی اشیاء اور اختراعات، جیسے کہ جہاز اور زرہ (کوٹ آف میل)، کو بھی اللہ کی نعمتیں اور نشانیاں قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح، مصنوعی ذہانت اور دیگر انسانی ذہانت کے مصنوعات کو بھی اللہ کی نعمتوں کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ہماری مدد کے لیے ہیں۔ تاہم، مصنوعی ذہانت کا استعمال صرف اُسی طرح کیا جانا چاہیے جو لوگوں کے لیے عمومی طور پر فائدہ مند ہو، جیسے کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

"اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"[5]

شریعت اور مصنوعی ذہانت کے فیصلوں کا تعلق ایک پیچیدہ اور ابھرتا ہوا موضوع ہے جو اسلامی فقہ، اخلاقیات، اور ٹیکنالوجی کے درمیان تعامل کو شامل کرتا ہے۔

شرنقطہ نظر

شریعت اسلامی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے، اور اس کے بنیادی اصول (مثلاً عدل، احسان، اور نقصان سے بچاؤ) کسی بھی نئی ٹیکنالوجی، بشمول مصنوعی ذہانت پر ہوتے ہیں۔ فقہاء اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ذہانت کے فیصلے شریعت کے مقاصد (مقاصد الشریعہ) کے مطابق ہوں، یعنی زندگی، دین، عقل، نسل، اور اموال کی حفاظت۔

مصنوعی ذہانت کے فیصلوں کی نوعیت

مصنوعی ذہانت کے فیصلے ڈیٹا، الگورتھم، اور انسانی پروگرامنگ پر مبنی ہوتے ہیں۔ شریعت کے نقطہ نظر سے، ان فیصلوں کی اخلاقی ذمہ داری AI پر نہیں بلکہ اسے بنانے والوں، استعمال کرنے والوں، اور اسے نافذ کرنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر AI کسی فیصلے میں تعصب دکھاتا ہے، تو یہ شریعت کے اصولِ عدل کے منافی ہو سکتا ہے۔

[1] جسٹس سید منور حسن، "مصنوعی ذہانت اورانسانی معاشرہ: مواقع اور مسائل کا جائزہ" 2023 https://alkashaf.pk/index.php/Journal/article/view/92

[2] جسٹس سید منور حسن، "مصنوعی ذہانت اورانسانی معاشرہ: مواقع اور مسائل کا جائزہ" 2023 https://alkashaf.pk/index.php/Journal/article/view/92

[3] Majmu Al-Fataawa

[4] الجاثیہ 45:1

[5] البقرہ 2:195

شریعت کے مطابق مصنوعی ذہانت کے استعمال کے مسائل

مصنوعی ذہانت کے استعمال سے متعلق شریعت کے مطابق مسائل کو فقہی اصولوں، اسلامی اخلاقیات، اور انسانی ذمہ داری کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ اخلاقی حدود کا ہے، کیونکہ شریعت انسانوں کو ایمانداری، سچائی، اور دوسروں کے حقوق کے تحفظ کی تلقین کرتی ہے۔ اگر AI کا استعمال دھوکہ دہی، جھوٹ، یا نقصان دہ مقاصد کے لیے ہو، جیسے کہ ڈیپ فیکس، جعلی مواد کی تیاری، یا نجی معلومات کی خلاف ورزی، تو یہ شرعاً ناجائز ہے۔ مزید برآں، مصنوعی ذہانت کے خودکار فیصلوں سے اگر نقصان پہنچے، جیسے کہ خودکار گاڑیوں کے حادثات یا طبی تشخیص میں غلطی، تو ذمہ داری کا تعین ایک پیچیدہ فقہی سوال ہے، کیونکہ شریعت انسان کو اپنے اعمال کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے ۔ اسی طرح، AI کے ذریعے ملازمتوں کے خاتمے سے معاشی عدم مساوات بڑھ سکتی ہے، جو عدل و انصاف کے اسلامی اصولوں سے متصادم ہو سکتی ہے۔ مزید یہ کہ، اگر AI انسانوں کی طرح شعور یا خود مختاری کا دعویٰ کرے، تو یہ عقیدہ توحید اور خالق و مخلوق کے درمیان فرق کے تصور کو چیلنج کر سکتا ہے۔ لہٰذا، مصنوعی ذہانت کا استعمال جائز ہے، لیکن اسے شریعت کے اخلاقی اور قانونی دائرہ کار میں رہنا چاہیے، اور اس کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے فقہاء اور ماہرین کا تعاون ضروری ہے۔

فقہی چیلنجز

- کیا مصنوعی ذہانت کو خودمختار فیصلے کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے، خاص طور پر زندگی اور موت کے معاملات (مثلاً خودکار گاڑیاں یا طبی آلات) میں؟ فقہاء اسے انسانی ذمہ داری کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔
- مصنوعی ذہانت کچھ اداروں نے مصنوعی ذہانت کو فتاویٰ کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن فقہاء اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حتمی فیصلہ انسانی عالمِ دین کا ہونا چاہیے، کیونکہ مصنوعی ذہانت کو سیاق وسباق اور حکمت کی گہرائی نہیں سمجھ آتی۔

اسلامی دنیا میں، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اور ملائیشیا جیسے ممالک مصنوعی ذہانت کو شریعت کے مطابق استعمال کرنے کے لیے فریم ورک تیار کر رہے ہیں، خاص طور پر مالیاتی ٹیکنالوجی، صحت، اور تعلیم کے شعبوں میں۔ مثلاً، شریعت کے مطابق فنانشل مصنوعی ذہانت سسٹمز حلال سرمایہ کاری کو یقینی بناتے ہیں۔

شریعت مصنوعی ذہانت کے فیصلوں کو اس وقت جائز سمجھتی ہے جب وہ اسلامی اصولوں (قران، حدیث، عدل، شفافیت، اور نقصان سے بچاؤ) کے مطابق ہوں اور انسانی جوابدہی برقرار رکھی جائے۔ مصنوعی ذہانت ایک آلہ ہے، اور اس کی شریعت کے مطابق درستگی اس کے استعمال اور نیت پر منحصر ہے

اسلامی معاشرت پر مصنوعی ذہانت کے اثرات

Islam lays great emphasis on learning and progress something well embodied by our Muslim predecessors in the early centuries of Islam. From Al-Razi's innovative laboratory apparatus of the 9th century (CE) to the water-raising machine Al-Jazari developed in the 13th century, Muslims were at the helm of scientific and technological advancements. In fact, the word algorithm, which is central to the structure of artificial intelligence, is derived from the name of Al-Khwarizmi, the 9th-century Muslim scientist and mathematician who first introduced the concept of algorithms. However, in later centuries, and particularly since the colonization era, the intellectual decline of the Muslims has been all too obvious. In recent times, the contribution of Muslims to the field of science and technology has been almost negligible.

Today, Muslim countries need to invest in AI, which can greatly uplift their economies and help overcome many of the challenges they face. The governments in Muslim countries need to proactively promote scientific learning by establishing specialist institutions, providing scholarships to STEM students, and introducing incentives for small entrepreneurs in the scientific domain. At the same time, aspiring students should look beyond the traditional fields of learning to the more innovative branches of science. Universities also need to implement a culture of authentic research rather than mere book learning.Lastly, it is worth emphasizing that there is much potential for Muslims to excel in the AI field. There are many examples of young Muslims developing impressive prototypes and inventing new products despite the lack of available funding. For example, a Pakistani graduate, Aqsa Ajmal, was recently recognized for developing a sewing machine for the visually impaired, while another student, Shanza Munir, has developed smart shoes to assist the visually impaired. During the peak of the coronavirus pandemic, police robots, known as PGuards, were seen patrolling the streets of Tunis to enforce the lockdown. Enova Robotics, the Tunisia-based firm that developed these security robots, can serve as an inspiration for many Muslim scientists and entrepreneurs seeking to make their mark in the field of artificial intelligence[6].

اسلام میں علم اور ترقی پر بڑی زور دی گئی ہے ۔ یہ بات ہمارے مسلم اجداد کی ابتدائی صدیوں میں بخوبی دکھائی دیتی ہے۔ نویں صدی عیسوی کے الرازی کے انقلابی لیبارٹری آلات سے لے کر تیرہویں صدی میں الجزاری کے ذریعہ تیار کردہ پانی اُٹھانے والے مشین تک مسلمان سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں سب سے آگے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لفظ "الگورتھم"، جو مصنوعی ذہانت کی ساخت میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ الخوارزمی کے نام سے ماخوذ ہے، جو نویں صدی کے مسلمان سائنسدان اور ریاضی دان تھے جنہوں نے سب سے پہلے الگورتھم (الگورتھمز) کا تصور پیش کیا تھا۔ تاہم بعد کی صدیوں میں اور خصوصاً استعمار کے دور سے مسلمانوں کا علمی زوال بہت واضح ہو چکا ہے۔ حالیہ دور میں مسلمانوں کا سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں حصہ تقریباً بے حد کم ہو چکا ہے۔

آج کے دن مسلمان ممالک کو مصنوعی ذہانت میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے جو ان کی معیشتوں کو بہت زیادہ اُٹھا سکتی ہے اور انہیں درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ مسلمان ممالک کی حکومتوں کو سائنس کی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے سرگرم کوششیں کرنی چاہئیں، جیسے کہ خصوصی ادارے قائم کرنا، سٹیم(سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ، اور ریاضی) کے طلباء کے لیے اسکالرشپس فراہم کرنا، اورسائنسی میدان میں چھوٹے کاروباریوں کے لیے مراعات متعارف کرانا۔ اسی دوران، طلباء کو روایتی تعلیمی شعبوں کے علاوہ سائنسی تحقیق کے زیادہ جدید شعبوں کی طرف بھی دیکھنا چاہیے۔ یونیورسٹیوں کو صرف کتابی علم کے بجائے حقیقی تحقیق کی ثقافت کو فروغ دینا چاہیے۔

آخرکار یہ بات اہم ہے کہ مسلمانوں کے لیے مصنوعی ذہانت کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کا بہت بڑا پوٹینشل ہے۔ کئی مثالیں ہیں جہاں نوجوان مسلمانوں نے متاثرکن پروٹوٹائپ تیار کیے ہیں اور نئے مصنوعات ایجاد کیے ہیں، باوجود اس کے کہ انہیں فنڈنگ کی کمی کا سامنا رہا۔ مثلاً ایک پاکستانی گریجویٹ عائشہ اجمل کو حال ہی میں نظر کی کمزوری رکھنے والوں کے لیے سیونگ مشین تیار کرنے پر تسلیم کیا گیا، جبکہ ایک اور طالبہ، شنزہ منیر نے نظر کی کمزوری رکھنے والوں کی مدد کے لیے سمارٹ جوتے تیار کیے ہیں۔ کورونا وائرس کی وبا کے عروج پر تیونس کی گلیوں میں پی گارڈز نامی پولیس روبوٹس کو لاک ڈاؤن کو نافذ کرنے کے لیے گشت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ای نووا روبوٹکس، جو تونس کی ایک کمپنی ہے، نے یہ سکیورٹی روبوٹس تیار کیے، اور یہ بہت سے مسلمان سائنسدانوں اور کاروباریوں کے لیے ایک ترغیب بن سکتے ہیں جو مصنوعی ذہانت کے میدان میں اپنا نشان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

Conclusion

خلاصہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت (AI) ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو نہ صرف انسانی زندگی کو سہل بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے بھی قابل قبول ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو۔ اسلامی فقہ میں عمومی اصول یہی ہے کہ جب تک کسی چیز کی ممانعت نہ ہو، وہ جائز ہے، اور مصنوعی ذہانت کے حوالے سے بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ شریعت عدل، شفافیت، نقصان سے بچاؤ، اور انسانی جوابدہی جیسے اصولوں کو بنیاد بناتی ہے، جن کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کا جواز یا عدم جواز طے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے بعض فقہی اور اخلاقی چیلنجز بھی سامنے آتے ہیں، جیسے کہ خود مختار فیصلے اور بلیک باکس الگورتھمز، تاہم ان کا حل اسلامی اصولوں کی روشنی میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، اسلامی معاشرت میں علم اور ٹیکنالوجی کی ترقی کو ہمیشہ سراہا گیا ہے، اور آج کے دور میں مسلمان ممالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ علمی زوال سے نکل کر مصنوعی ذہانت جیسے میدانوں میں قیادت حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے تعلیمی اداروں، حکومتوں، اور نوجوانوں کو مشترکہ طور پر جدوجہد کرنی ہوگی تاکہ وہ ٹیکنالوجی کو نہ صرف دینی اصولوں کے مطابق استعمال کریں بلکہ عالمی سطح پر ایک باعزت مقام بھی حاصل کریں۔

[6] Ammar Awais, "Islam on Artificial Intelligence",2022 https://islamexplained.info/2022/11/05/islam-on-artificial-intelligence/